مولانا محمد اسحاق بھٹی

فتاویٰ قراخانی

جلال الدین فیروز خلجی کے عہد کی ایک فقہی تصنیف

(۵)

جزیہ اور خراج

مصنف فتاویٰ قراخانی نے دیگر مسائل فقہ کی طرح باب الجزیہ والخراج میں اس اہم مسئلے کے بھی تمام گوشوں پر بحث کی ہے اور اس کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ ایک جگہ لکھا ہے:

استفتا: اگر مردے ذمی زمین موات را احیا کرد، احیائے صحیح، شرعاً این زمین را مالک شود یا نہ؟

جواب: شود۔

فی الکافی لمولانا حافظ عماد الدین رحمہ اللہ ویملکہ الذمی بالاحیاء کما یملکہ المسلم لان النص لا یفصل ولان الاحیاء سبب الملک وھو کالمسلم فی سائر اسباب الملک۔

ترجمہ: استفتا، اگر ذمی بنجر زمین کو آباد کرے اور صحیح و مکمل طور سے آباد کرے، تو شرعاً یہ شخص اس زمین کا مالک قرار پائے گا یا نہیں؟

جواب: مالک قرار پائے گا۔

الکافی میں مولانا عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، زمین کو آباد کرنے کی وجہ سے ذمی اس کا ٹھیک اسی طرح مالک ہوگا جس طرح کہ مسلمان مالک ہوتا ہے۔ اس لیے کہ نص میں اس کی تفصیلات موجود نہیں۔ اور وہ اس لیے بھی مالک ہوگا کہ زمین کو آباد کرنا ملک کا سبب بنتا ہے، اور وہ تمام اسباب ملک میں مسلمان کی طرح ہے[1]

[1] ورق ۳۳۳

یہ کتاب شروع سے آخر تک اسی طرح سوال و جواب کی صورت میں لکھی گئی ہے اور فقہ کی ایک اہم کتاب ہے۔

ماخذ:

جیسا کہ اس مخطوطہ کے مقدمہ میں بیان کیا گیا ہے، اس کا ماخذ تقریباً ۹۸ کتابیں ہیں، لیکن جن کتابوں کا اس میں بطور حوالہ کے نام لے کر ذکر کیا گیا ہے، وہ اس تعداد سے کم ہیں اور ان میں سے اہم کتابیں درج ذیل ہیں:

مختصر الطحاوی، ہدایہ، الذخیرہ من الفتاوی، زاد الفقہاء، خلاصۃ الفتاوی، الفتاوی النسفیہ، السراجیہ، واقعات الحسامی، الفتاوی الظہیریہ، فتاوی خانیہ (فتاوی قاضی خان)، زیادات، المبسوط سرخسی، نوادر الفتاوی، خزانۃ الفقہ، ینابیع الاحکام، النوازل فی الفروع، الفتاوی الکبری، التجنیس، فتاوی ابی اللیث، شرح جامع الصغیر۔

مناسب ہوگا کہ ان ماخذ کا مختصر الفاظ میں تعارف کرا دیا جائے تاکہ قارئین کو معلوم ہو سکے کہ ان کی فقہی قدر و قیمت کیا ہے اور جس کتاب کے ماخذ و مصادر یہ کتابیں ہوں وہ کتنی اہمیت کی حامل ہوگی

۱۔ مختصر الطحاوی: علامہ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک ازدی طحاوی (متوفی ۳۲۲ھ) کی تالیف ہے جو مشہور فقیہ اور محدث ہیں اور بے شمار کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ مصر کے ایک قریہ طحا کے رہنے والے تھے۔ پہلے شافعی المسلک تھے، بعد میں حنفیت اختیار کر لی اور فقہ حنفیہ کے سلسلے میں بے شمار کتابیں تصنیف کیں۔ جن میں معانی الآثار، مشکل الآثار، احکام القرآن، شرح جامع الکبیر، شرح جامع الصغیر اور مختصر الطحاوی قابل ذکر ہیں[۵۲]۔

۲۔ ہدایہ: شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی (متوفی ۵۹۳ھ) کی تالیف ہے۔ یہ فقہ حنفی کی نہایت اہم اور معروف کتاب ہے اور در حقیقت انہی کی ایک کتاب بدایۃ المبتدی کی شرح ہے۔ اس میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا انداز یہ ہے کہ پہلے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ

---

۵۲ الفہرست لابن الندیم مطبوعہ بیروت۔ ص ۲۰۷

کے اقوال نقل کرکے زیر بحث مسئلہ سے متعلق ان کا مسلک و مدعا ظاہر کرتے اور اس کی دلیل بیان کرتے ہیں۔ پھر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مدعا اور اس کے متعلق دلائل کو بشرح و بسط سے ضبط تحریر میں لاتے ہیں[۵۲] فقہ حنفی کے نقطۂ نظر سے یہ کتاب اس درجہ اہمیت کی حامل ہے کہ اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

۳۔ الذخیرۃ من الفتاویٰ : کتاب "الذخیرہ" اور "ذخیرہ برہانیہ" کے نام سے بھی موسوم ہے۔ یہ امام برہان الدین محمود بن احمد بخاری (متوفی ۶۱۶ھ) کی تالیف ہے جو دراصل انہی کی ایک مشہور کتاب "المحیط البرہانی" کا اختصار ہے۔ یہ دونوں کتابیں علما و فقہا میں مقبول و متداول ہیں[۵۳]

۴۔ زاد الفقہاء : شیخ الاسلام ابو المعالی بہاء الدین محمد بن احمد اسیجابی (متوفی) کی تالیف ہے جو شیخ جمال الدین عبید اللہ بخاری محبوبی کے استاد ہیں۔ یہ فقہ کی بڑی اہم کتاب ہے[۵۴]

۵۔ خلاصۃ الفتاویٰ : امام طاہر بن احمد بن عبد الرشید بخاری (متوفی ۵۴۲ھ) کی تالیف ہے جو اپنے دور میں ماوراء النہر کے شیخ الحنفیہ اور مجتہد فی المسائل تھے۔ انھوں نے شیخ حماد بن ابراہیم صفار، قاضی خان، اپنے ماموں ظہیر الدین حسن بن علی مرغینانی اور اپنے والد شیخ قوام الدین احمد سے استفادہ کیا۔ ان کی یہ کتاب فقہ کی معروف و معتمد علیہ کتاب ہے[۵۵]

۶۔ الفتاویٰ النسفیہ : اس کے مؤلف علامہ نجم الدین عمر بن محمد نسفی المشہور بعلامہ سمرقندی (متوفی ۵۳۷ھ) ہیں۔ یہ کتاب ان فتاویٰ پر مشتمل ہے جو انھوں نے اپنے معاصرین کے سوالات کے جواب میں تحریر فرمائے۔ علامہ ممدوح اپنے زمانے کے بہت بڑے مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، متکلم، حافظ الحدیث اور نحوی تھے۔ انھوں نے فقہ صدر الاسلام ابو الیسر محمد بزدوی

---

[۵۲] کشف الظنون جلد ثانی کالم ۲۰۲۱ [۵۳] ایضاً جلد اول کالم ۸۲۲

[۵۴] الجواہر المضیہ جلد ثانی، ص ۲۷

[۵۵] الفوائد البہیہ از مولانا عبد الحی فرنگی محلی، ص ۸۴۔ الجواہر المضیہ جلد اول ص ۲۶۵۔ کشف الظنون جلد اول کالم ۷۱۸

سے پڑھی۔ تفسیر و فقہ میں ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔ تفسیر کے موضوع سے متعلق سب سے جلیل القدر تصنیف "التیسیر فی التفسیر" ہے۔ فقہ کے متعلق ان کی مشہور تصنیف کتاب المنظومہ ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ فقہ کی پہلی کتاب ہے جو نظم میں لکھی گئی۔[۷]

۷۔ السراجیہ: شیخ الاسلام سراج الدین اوشی کی تالیف ہے جو چھٹی صدی ہجری کے مشاہیر میں سے تھے۔ یہ کتاب بعض ایسے فقہی نوادر پر مشتمل ہے جو بہت سی دیگر کتب میں نہیں ملتے۔ قنیہ کا ماخذ یہی کتاب ہے۔[۸]

۸۔ واقعات الحسامی: علامہ عمر بن عبدالعزیز بخاری کی تالیف ہے۔ علامہ موصوف ماہ صفر ۵۳۶ھ میں ایک کافر لعین کے ہاتھ سے سمرقند میں شہید ہوئے اور ان کی میت بخارا لے جائی گئی۔ اس کتاب میں ابواللیث کی النوازل اور ناطفی کی واقعات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ نیز فتاویٰ ابوبکر اور فتاویٰ اہل سمرقند سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔[۹]

۹۔ الفتاویٰ الظہیریہ: شیخ محمد بن احمد بن عمر ظہیر الدین بخاری (متوفی ۶۱۹ھ) کی تالیف ہے۔ یہ بخارا میں محتسب تھے، اور یگانۂ روزگار عالم تھے۔ اپنے والد احمد بن عمر سے علم حاصل کیا اور درجۂ اجتہاد تک پہنچے۔ ان کے ایک استاد شیخ ظہیر الدین ابوالمحاسن حسن بن علی مرغینانی ہیں جو اپنے اس شاگرد کی بڑی قدر کرتے تھے اور دوسرے طلباء پر ان کو ترجیح دیتے تھے۔ ان کی ایک تصنیف الفوائد الظہیریہ ہے۔ ان کتابوں کا انتساب ان کے دادا ظہیر الدین کبیر علی بن عبدالعزیز مرغینانی کی طرف بھی ہو سکتا ہے اور ان کے استاد شیخ ظہیر الدین ابوالمحاسن حسن بن علی مرغینانی کی طرف بھی۔ اس کتاب کے بارے میں مولانا عبدالحی لکھنوی کا کہنا ہے کہ میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور اسے قابل اعتماد اور بہت سے فوائد علمیہ پر مشتمل پایا ہے۔[۱۰]

۱۰۔ فتاویٰ خانیہ (یا فتاویٰ قاضی خاں): امام فخر الدین حسن بن منصور روزجندی مرغانی

---

[۷] الفوائد البہیہ ص ۱۴۹ و ۱۵۰ [۸] کشف الظنون جلد ثانی کالم ۱۲۲۴

[۹] الفوائد البہیہ ص ۱۴۹۔ کشف الظنون جلد ثانی کالم ۱۹۹۸

[۱۰] الفوائد البہیہ ص ۱۵۶ و ۱۵۷

المعروف بقاضی خاں (متوفی ۵۹۲ھ) کی تالیف ہے۔ یہ نہایت مشہور اور مقبول کتاب ہے۔ علمائے فقہ کے فتاویٰ کا بیشتر دار و مدار اسی پر ہے۔ یہ ان تمام مسائل کا مجموعہ ہے، جن کی اکثر ضرورت پیش آتی ہے۔ اس میں ہر فقہی مسئلے کا ماخذ دیا گیا ہے اور جس مسئلے کے بارے میں متاخرین کے اقوال بہت زیادہ ہیں اس میں ایک یا دو قول کا ذکر کرکے زیادہ واضح قول کو ترجیح دی ہے[۱۱]

مولانا عبدالحی فرنگی محلیؒ لکھتے ہیں کہ اس کے مصنف رحمہ اللہ زبردست اور دقیقہ رس عالم اور مجتہد تھے۔ قاسم بن قطلوبغا تصحیح القدوری میں کہتے ہیں کہ قاضی خاں جس بات کی تصحیح کردیں اسے دوسروں کی تصحیح پر مقدم سمجھا جائے گا[۱۲]

۱۱۔ نوادر الفتاویٰ: شیخ ابوسلیمان موسیٰ بن سلیمان جوزجانی بغدادی حنفی (متوفی ۲۰۰ھ) کی تصنیف ہے[۱۳]

۱۲۔ خزانۃ الفقہ: امام ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی (متوفی ۳۸۳ھ) کی تالیف ہے۔ علامہ قاسم بن قطلوبغا حنفی مصری امام ابواللیث کو "امام الہدیٰ" قرار دیتے ہیں۔ ان کی ایک تفسیر بھی ہے۔ اور کتاب النوازل، تنبیہ الغافلین، اور بستان العارفین بھی ان کی تصانیف ہیں۔ انھوں نے شیخ ابوجعفر ہندوانی سے فقہ حاصل کی۔ خزانۃ الفقہ، فقہیات کے سلسلے کی شہرۂ آفاق کتاب ہے[۱۴]

۱۳۔ ینابیع الاحکام: امام ابوعبداللہ محمد بن محمد زنگی السفرائنی الشعبی الساقی (متوفی) کی تالیف ہے اور فقہی مسائل پر مشتمل ہے۔ اس میں ائمہ اور کتب کا ذکر علامات کے ذریعے کیا گیا ہے۔ مثلاً الحاوی الکبیر کے لیے "ح" اور الوسیط کے لیے "ط" وغیرہ وغیرہ[۱۵]

۱۴۔ النوازل فی الفروع: امام ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم حنفی سمرقندی (متوفی ۳۷۶ھ) کی تصنیف ہے۔ یہ فروعِ حنفیہ کی مشہور کتاب ہے اور معروف فقہائے حنفیہ مثلاً شیخ محمد بن شجاع ثلجی، محمد بن

---

[۱۱] کشف الظنون جلد ثانی کالم ۱۲۲۷ [۱۴] الفوائد البہیہ ص ۶۵

[۱۳] ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون جلد ثانی کالم ۳ ۱۷

[۱۴] الفوائد البہیہ ص ۶۵۔ کشف الظنون جلد اول کالم ۷۰۳

[۱۵] کشف الظنون جلد ثانی کالم ۲۰۵۰ و ۲۰۵۱

مقاتل رازی، محمد بن سلمہ، نصیر بن یحییٰ، محمد بن سلام، ابوبکر اسکاف، علی بن احمد فارسی، اور ابو جعفر محمد بن عبد اللہ فقیہ کے فقہی اقوال کا مجموعہ ہے۔[16]

۱۵۔ المبسوط للسرخسی: شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی (متوفی ۴۸۲ھ) کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی بقدر ۳۰ جلدیں ہیں۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف رحمہ اللہ نے یہ اوزجند کے قید خانے میں کسی کتاب کی مدد کے بغیر تصنیف کی۔ یہ دراصل حاکم شہید محمد بن محمد (متوفی ۳۳۴ھ) کی الکافی کی شرح ہے۔ اس میں فقہ حنفیہ کے جزئیات کو نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔[17]

۱۶۔ زیادات بحسب امام ابو حنیفہؒ امام محمد بن حسن شیبانی (متوفی ۱۸۹ھ) کی تالیف ہے۔[18] یہ کتاب آج کل مصر میں زیر طبع ہے۔[19]

۱۷۔ الفتاویٰ الکبریٰ: امام شہید حسام الدین عمر بن عبد العزیز الحنفی (متوفی ۵۳۶ھ) کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کے بارے میں اس کے مؤلف فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے لوگوں نے مختلف مسائل کے بارے میں فتوے پوچھے تو میں نے ایک ایسی کتاب معرض تصنیف میں لانے کا فیصلہ کیا جس میں فقیہ ابی اللیث کی نوازل، ابو العباس ناطفی کی واقعات یا فتاویٰ امام ابوبکر محمد بن الفضل اور فتاویٰ اہل سمرقند کو جمع کر دیا جائے۔ میں نے اس کا آغاز مسائل نوازل سے کیا اور اس کے لیے کچھ علامات مقرر کیں۔ مثلاً مسائل النوازل کے لیے "ن"۔ مسائل العیون کے لیے "ع"، واقعات کے لیے "و"، مسائل ابی بکر محمد بن الفضل کے لیے "ب" اور فتاویٰ اہل سمرقند کے لیے "س"۔

محمد بن محمد بن عمر جو بخارا میں نائب قاضی تھے کہتے ہیں کہ میں نے ان پانچوں کی املا کرائی اور اس میں یہ علامات درج کیں جن کی طرف امام حسام الدین نے عنان توجہ مبذول نہیں کی۔ یوسف بن احمد الخاصی نے فتاویٰ صغریٰ کے انداز سے اس کی تبویب کی۔ اس الفتاویٰ الکبریٰ کو تجنیس واقعات حسام الدین سے بھی ملقب

---

[16] ایضاً کالم ۱۹۱۸

[17] ایضاً کالم ۱۵۸۰

[18] الفہرست ابن ندیم مطبوعہ بیروت، ص ۲۰۴

[19] ماہنامہ "معارف" اعظم گڑھ بابت ماہ جون ۱۹۶۹ء

کیا جاتا ہے، جس کی تبویب امام نجم الدین یوسف بن احمد بن ابی بکر الخاصی نے کی۔

امام قاضی فطیس کی تصنیف بھی ایک کتاب کا نام الفتاویٰ الکبریٰ ہے، جس کی تلخیص ابوالمجاہد محمود بن احمد بن مسعود القونوی نے کی اور اس میں فتاویٰ ظہیریہ وغیرہ کی مدد سے بہت سے ضروری فروع کا اضافہ کیا۔ یہ کتاب اپنے موضوع میں بہت عمدہ ہے، اس کا ذکر ابن شحنا نے جواہر کے حاشیہ میں کیا ہے۔[20]

۱۸۔ فتاویٰ ابی اللیث[21]: از نصر بن محمد بن احمد السمرقندی (متوفی ۳۸۳ھ)۔

۱۹۔ شرح جامع الصغیر: اس نام کی ایک کتاب قاضی خاں (متوفی ۵۹۲ھ) کی تصنیف ہے[22]۔ اور ایک امام طحاوی (متوفی ۳۲۲ھ) کی ہے[23]۔

---

[20] کشف الظنون جلد ثانی۔ کالم ۲۸-۱۲۲۹ [21] ایضاً کالم ۱۲۲۰

[22] حدیقۃ الحنفیہ از مولوی فقیر محمد جہلمی مطبوعہ نولکشور ص ۲۳۱

[23] الفہرست ابن ندیم طبع بیروت، ص ۲۰۷

اسلامی جمہوریت

(مولانا رئیس احمد جعفری)

ملوک و سلاطین کا زمانہ گزر گیا اور موجودہ دور سلطانیٔ جمہور کا زمانہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ درحقیقت جمہوریت کیا ہے؟ اس کی تعریف کیا ہے؟ اور اس کے حدود و خصائص کیا ہیں؟ یہ کس طرح بروئے کار آتی ہے اور اس کا تحفظ کس طرح کیا جاتا ہے۔ دنیا نے اس کا جواب مختلف انداز میں دیا ہے۔ لیکن اسلام نے جس جمہوریت کا خاکہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور اس پر عمل کر دکھایا وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل منفرد اور یکتا ہے۔ اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ اسلامی جمہوریت کی وضاحت کی گئی ہے۔ قیمت: ۹ روپے

ملنے کا پتہ

سیکرٹری ادارۂ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور